تصریحات

پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کی تاریخ کا اعلان کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی برسر اقتدار طبقے نے انتخابی مہم بھی شروع کر دی ہے جس کا سارا بوجھ ملک کے خزانے پر ڈالا جا رہا ہے۔ سرکاری پارٹی کے ایک جلسہ پر لاکھوں کا ضیاع ہوتا ہے۔ لاکھوں روپے کے اشتہارات شائع کروائے جاتے ہیں اور یوں وہ سرمایہ جو ملک کی فلاح و بہبود پر صرف ہونا چاہیئے ذاتی اقتدار کے استحکام پر ضائع کیا جا رہا ہے۔ موجودہ حکومت جن وعدوں کے سہارے برسراقتدار آئی تھی انہیں یکسر نظرانداز کر دیا گیا ہے اور تمام تر کوشش پائے اقتدار کو مضبوط کرنے کی طرف دی جا رہی ہے۔

دیگر بہت سے مواقع کی طرح حالیہ انتخابات اور موجودہ سیاسی صورتحال میں بھی ہر غیور اہل حدیث کو علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی یاد بڑی شدت سے آ رہی ہے کیونکہ بحیثیت تنظیم انتخابات میں ہماری کارکردگی صفر ہے۔ یہی حال دیگر سیاسی و ملکی امور کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی شرعی عدالت' اسلامی نظریاتی کونسل' محکمہ اوقاف اور دیگر مذہبی اداروں میں کوئی نمائندگی نہیں۔

ہم موجودہ حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اہل حدیث مکتبہ فکر کو مسلسل نظر انداز کرنے کی پالیسی ترک کر دے اور مذہبی اداروں میں دیگر مکاتب فکر کی طرح اہل حدیث کو بھی مساوی نمائندگی دے۔ حکومت کے امتیازی سلوک کے باوجود اس کے دامن سے وابستگی غیرت و حمیت سے عاری ہونے اور سیاسی بصیرت کے مفقود ہونے کی علامت ہے۔ علامہ صاحبؒ نے شریعت بل کی مخالفت کرتے ہوئے ایک دفعہ فرمایا تھا "کتنے نادان ہیں وہ اہل حدیث جو شریعت بل کی منظوری کے لئے تحریک چلا رہے ہیں اور اس کے لئے جماعت اسلامی کے ہاتھوں استعمال ہو رہے ہیں کیونکہ اولاً تو موجودہ حکومت (ضیاء الحق کی حکومت) شریعت اسلامیہ سے استہزاء اور اس سلسلہ میں اس کی غیر سنجیدگی اس قدر واضح ہو چکی ہے کہ اس سے نفاذ شریعت کی توقع رکھنا اور اس کا مطالبہ کرنا ہی ذہنی پسماندگی کی نشانی ہے ثانیاً اگر شریعت بل منظور ہو بھی گیا تو اس کے تحت جو تھوڑے بہت اختیارات

ملیں گے وہ اسلامی شرعی عدالت ' اسلامی نظریاتی کونسل اور محکمہ اوقاف کو ملیں گے اور یہ سب ادارے اہل حدیث کی نمائندگی سے محروم ہیں تو کسی ایسے مقصد کے لئے تحریک چلانا جس کے تحت غیر سلفی قوتیں مضبوط اور سلفی قوتیں کمزور ہوں بے بصیرتی اور کم عقلی نہیں تو اور کیا ہے۔"

حقیقت ہے موجودہ حکومت بھی عمداً اہل حدیث مکتبہ فکر کو کمزور اور ان کے حقوق کو تلف کر رہی ہے۔ علامہ صاحبؒ کیس میں موجودہ حکومت کی پراسرار خاموشی' البریلویہ کے خلاف میاں شہباز شریف کا فرقہ وارانہ بیان' مولانا شیخ جمیل الرحمان شہیدؒ کیس میں موجودہ حکمرانوں کا مذموم کردار' کابینہ' سینٹ' قومی اسمبلی' صوبائی اسمبلیوں اور دیگر جمہوری و حکومتی اداروں میں اہل حدیث کو نظر انداز کرنے کی پالیسی اس موقف کے واضح دلائل ہیں۔ اس کے باوجود اس حکومت کی مالا جپنا اور اس کے گناہ میں شریک رہنا کہاں کی عقلمندی ہے؟

امید ہے اس سلسلہ میں علامہ صاحبؒ کی فکر کو اختیار کرنے کا جراتمندانہ اقدام اپنانے سے کوئی گریز نہیں کیا جائے گا۔